ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۵۵

قادیان میں سیرت النبیؐ کا شاندار جلوس اور جلسہ

قادیان ۳۱ اکتوبر۔ آج قادیان میں حسب معمول یوم سیرت النبیؐ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت خلوص اور شان کے ساتھ منایا گیا۔ اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ایک ہفتہ قبل انتظامات شروع کر دیئے گئے تھے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مقامی امیر نے بھی منتظمین کا ایک خاص اجلاس طلب فرما کر مفید ہدایات دے دی تھیں۔ علاوہ ازیں جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن کی طرف سے ایک روز قبل جلوس اور جلسہ کا پروگرام بھی چھپکر تقسیم ہو گیا۔

پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے مختلف محلہ جات کے احباب۔ درسگاہوں کے بچوں۔ اور احمدیہ کور کے ممبران کا تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وسیع میدان میں اجتماع ہوا۔ نیشنل لیگ کے والنٹیرز باوردی موجود تھے۔ اور تمام مجمع کے ۱۶ گروہ بنائے گئے۔ ہر گروپ کا علیحدہ علیحدہ جھنڈا تھا۔ جن پر جلی الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق تعریفی فقرات لکھے ہوئے تھے۔ یہ گروپ سوا آٹھ بجے جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے اور درود اور نعتیہ نظمیں پڑھتے ہوئے سڑک دار العلوم۔ پرانا بازار اور سابقہ ڈاکخانہ سے ہوتے ہوئے احمدیہ چوک میں پہونچے۔ جہاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مقامی امیر اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب تشریف فرما تھے۔ یہاں سے جلوس جلسہ گاہ میں پہونچا۔ جو مسجد نور میں بنائی گئی تھی۔ جلوس کے گزرنے کا راستہ رنگدار جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ اور جلسہ گاہ کی سجاوٹ بھی اچھی تھی۔

جلوس کی مختلف ٹولیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ بلند کے اظہار کے لئے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھتیں۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتی تھیں۔ بعض مقامات پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مولوی ظہور حسین صاحب سابق مجاہد بخارا۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور مولوی احمد علی صاحب بدوملہوی وغیرہ نے مختصر تقریریں بھی کیں۔

جلوس کے اختتام پر ۱۰½ بجے بصدارت جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب مسجد نور میں پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کے تین تین طلباء نے چھ چھ منٹ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے بچوں کی تقاریر پر اظہار خوشنودی کیا۔ اور اجلاس ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس بصدارت جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال ۲½ بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبد السلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگوں میں دشمنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر مولوی غلام احمد صاحب مجاہد پروفیسر جامعہ احمدیہ نے ذکر الٰہی پر ایک دلچسپ تقریر کی جس میں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال تحریک جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؛

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؛

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کردیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہوسکتے ہیں ؛

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ آیندہ قربانیوں کی توفیق دے ؛

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتادیں کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ؛

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر انکے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؛

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے اسکی اعانت یقیناً ترقی درجات کا موجب ہوگی ؛

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی کسے توفیق ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؛

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہوچکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اسکو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؛

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؛

خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

کس طرح ذکر الہٰی پر مداومت رکھتے تھے اور کسطرح آپ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرض ہر حرکت وسکون کے وقت خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے تھے۔

آپ کے بعد خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے ایک دلکش نعت سنائی جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد بیان کئے گئے تھے۔ حاضرین اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر دلچسپ تقریر کی۔ حاضرین نے ان تقریروں کو انتہائی دلچسپی اور انہماک کے ساتھ سنا اور جلسہ عصر کے وقت دعا پر برخاست ہوا ؛

مغرب کے بعد منارۃ المسیح پر نہائت شاندار برقی چراغاں کیا گیا۔ اور بعد نماز عشاء مسجد نور میں بصدارت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایک مشاعرہ ہوا۔ جس میں مقامی شعرا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنی نظمیں سنائیں ؛

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلوس اور جلسہ کے انتظامات کے انچارج مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ تھے۔ جن سے محلہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان نے پورا تعاون کیا۔ ماسٹر محمد فضل داد صاحب مولوی ظہور الحسن صاحب اور میاں محمد حیات صاحب نے خصوصیت سے ہر قسم کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا۔ باقی کارکنوں کی مساعی بھی قابل شکریہ ہیں۔

اس موقعہ پر خواتین نے بھی سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکان میں دس بجے صبح بصدارت سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جلسہ منعقد کیا جو دو بجے تک جاری رہا۔ جلسہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجا گیا۔ اور متعدد خواتین نے دلچسپ تقریریں کیں۔

ضروری اعلان

مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب انچارج نور ہسپتال تین ماہ کی رخصت پر جارہے ہیں۔ انکی جگہ بطور قائمقام کام کرنے کے لئے کسی قابل احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب فوری طور پر اپنی درخواستیں ضروری اسناد کے ساتھ اور پریذیڈنٹ یا امیر جماعت متعلقہ کی تصدیق کیساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

155

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ

اقلیات کے حقوق کے متعلق کانگرس کمیٹی کا ریزولیوشن

آزادی تبلیغ کا اس میں کہیں ذکر نہیں

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں جو اکتوبر کے آخری ایام میں کلکتہ میں منعقد ہوا۔ پیش کرنے کے لئے جو متعدد ریزولیوشن منظور کئے۔ ان میں سے ایک اقلیتوں کے حقوق کے متعلق بھی ہے۔ اس ریزولیوشن میں کانگرس نے اقلیتوں کے متعلق اپنے گزشتہ وعدوں کا اعادہ کرتے ہوئے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ آزاد ہندوستان میں ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ ان کی ترقی کے لئے ہر ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اور انہیں ملک کی سیاسی اقتصادی اور تمدنی زندگی میں پورا پورا حصہ دیا جائے گا۔

ریزولیوشن میں فرقہ وار فیصلہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ جہاں اس کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ وہ قومیت اور جمہوریت کے منافی ہے اور ہندوستان کی آزادی اور اتحاد کے لئے سنگِ راہ ہے۔ وہاں اس امر کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ متعلقہ پارٹیوں کے باہمی تصفیہ کے بغیر اس میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ نہیں کی جائے گی۔

اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق اسی قسم کے غیر معین الفاظ میں کانگرس پہلے بھی کئی مرتبہ یقین دلا چکی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ عملی رنگ میں اپنے اس وعدہ کو صحیح ثابت کرنے میں وہ اس وقت تک ناکام رہی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل نہیں کر سکی۔ اقلیتیں موجودہ فرقہ وار فیصلہ کو اس وقت تک چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک کہ باہمی سمجھوتہ سے اس کا کوئی اور قابلِ قبول بدل تلاش نہیں کر لیا جاتا۔ گو کانگرس نے بھی ریزولیوشن میں اس امر کا ذکر کیا ہے۔ کہ فرقہ وار فیصلہ کی ترمیم یا تنسیخ متعلقہ جماعتوں کے سمجھوتہ سے عمل میں لائی جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب کانگرس فرقہ وار تصفیہ کو جمہوریت و قومیت کے منافی سمجھتی ہے۔ اور اسے بدل ڈالنے کی خواہاں ہے تو اس نے اس کی جگہ کوئی اور ایسا فیصلہ جو تمام اقلیتوں کے نزدیک قابلِ قبول ہو۔ باہم سمجھوتہ سے مرتب کرنے کی کب کوشش کی ہے۔ اور کب مختلف اقوام کے مسلّم نمائندوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ باہم تصفیہ سے فرقہ وار مسئلہ کا ایک ایسا حل تلاش کریں۔ جس پر تمام قومیں مطمئن ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کانگرس کا رویہ اس وقت تک یہی رہا ہے۔ کہ مہاسبھائی ہندوؤں کے زیر اثر وہ فرقہ وار فیصلہ کی مذمت میں تو پیش پیش رہی ہے۔ لیکن اس کا کوئی متفق علیہ بدل ڈھونڈنے کی طرف وہ کبھی متوجہ نہیں ہوئی۔ کیا اکثریت کی حیثیت میں اس کا فرض نہیں؟ کہ وہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے کوئی عملی اقدام کرے۔

لیکن اس کے برعکس آج اس کا عمل کچھ اور ہے۔ وہ اقلیتوں کے مقتدر اور مسلمہ لیڈروں کو پس پشت ڈال کر عامۃ الناس میں تفرق و تشتت ڈالنے میں مصروف ہے۔ اور ان تک پہونچنے کے لئے صحیح راہ اختیار کرنے کی بجائے ایک ایسا راستہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ جو اس پر اقلیتوں کے اعتماد میں اضافہ کرنے والا نہیں بلکہ اسے کم کرنے والا ہے۔

علاوہ ازیں ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے متعلق سب سے زیادہ قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ اس میں جہاں امن عامہ و اخلاق کی پابندی کے ساتھ آزادی ضمیر اور اپنے اپنے مذہب کی پیروی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ وہاں تبدیلی مذہب کے متعلق کامل خاموشی اختیار کی گئی ہے مسلمان بارہا کانگرس سے مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ آزادی مذہب کے ساتھ آزادی تبدیلی مذہب اور پُر امن تبلیغ کے حق کو بھی تسلیم کرے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگرس اپنے اعلانات میں اس بات کے متعلق ہمیشہ مبہم اور غیر معین الفاظ استعمال کرتی رہی ہے۔ اس نے کبھی واضح اور معین الفاظ میں آزادی تبلیغ کے حق کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن یہ وہ حق ہے جس سے مسلمان کسی صورت میں دستبردار نہیں ہو سکتے۔ وہ دوسرے تمام حقوق کو چھوڑ سکتے ہیں لیکن اس حق کو چھوڑنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہونگے۔ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اور پُر امن ذرائع سے اسلامی تعلیم کو دوسروں تک پہونچانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ پس کانگرس کو اس کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہیئے۔ اس پر لازم ہے۔ کہ وہ غیر مبہم اور واضح الفاظ میں اس بات کا اعلان کرے کہ آزاد ہندوستان میں ہر شخص کو پُر امن ذرائع سے تبلیغ کرنے اور برضا و رغبت مذہب تبدیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر وہ اس وقت اس کے متعلق مبہم رویہ اختیار کرے گی۔ تو لوگ یہ سمجھنے پر مجبور ہونگے کہ وہ انسان کو اس کے ایک فطری حق سے محروم رکھنا چاہتی ہے لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ایسا نہیں کر سکیگی۔

ایک دریدہ دہن آریہ

اور

"پرتاپ"

قارئین کرام کو معلوم ہوگا۔ کہ چند ماہ ہوئے۔ ایک آریہ پنڈت شانتی پرکاش نامی کو قادیان میں دو نہایت اشتعال انگیز تقریروں کی بنا پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت سے چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر سیشن جج صاحب نے بھی سزا بحال رکھی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ مذکور کا جرم عدالت کے نزدیک مسلّم ہے۔ لیکن اخبار "پرتاپ" اس سزا پر خواہ مخواہ چراغ پا ہو رہا اور اپنی خالص "پرتاپی" ذہنیت کا مظاہرہ کر رہا ہے بدزبانی اور دشنام طرازی چونکہ "پرتاپ" کا خاصہ ہے۔ اس لئے ہم اس کے مظاہرہ بدتہذیبی۔ اور بداخلاقی کو جو اس نے یکم نومبر کے پرچہ میں کیا ہے۔ قابلِ التفات نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعر کہنا منافیٔ نبوت نہیں

اخبار "زمیندار" کا کھلا اعتراف

ایک وہ وقت تھا جب غیر احمدی علماء گلے پھاڑ پھاڑ کر اپنی تقاریر اور مناظرات میں بیان کیا کرتے تھے۔ کہ شعر گوئی منافی نبوت ہے۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا منظوم کلام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس لئے آپ نعوذ باللہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اور اس کے ثبوت میں قرآن مجید کی یہ آیات پیش کیا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ ماعلمناہ الشعر وما ینبغی لہ۔ یعنے ہم نے اسے شاعری کا علم نہیں دیا۔ اور وہ اس کے شایان شان بھی نہیں" اور ماھو بقول شاعرٍ کہ قرآن مجید کسی شاعر کا قول نہیں۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ غیر احمدی علماء کہلانے والے بھی اس عقیدہ کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کا ہے کہ قرآن مجید نے جس شاعری کی مذمت کی ہے۔ وہ صرف وہی شاعری ہے جس میں کذب اور جھوٹ کی ملونی ہو۔ معصیت کی تلقین ہو اور اخلاق انسانی کے لئے زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہو۔ ورنہ شعر و شاعری اپنی ذات میں بری نہیں ہاں اگر اس کا استعمال برا ہو تو قابل مذمت ہے۔ اور اگر استعمال اچھا ہو تو قابلِ تعریف ہے۔

اگر شعر و شاعری قابلِ مذمت تھی تو پھر یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ خلفاء راشدین میں سے حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اعلےٰ پایہ کے شاعر ہوتے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت حسّان بن ثابت بلند پایہ کے شاعر ہوتے۔ اولیاء اللہ میں سے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اعلےٰ پایہ کے اشعار کہتے اور پھر انبیاء علیہم السلام میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظوم کلام بھی احادیث سے ثابت ہوتا۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شاعری سے ذوق رکھنا کوئی معیوب بات نہیں۔ بلکہ یہ خداداد ملکہ ہے۔

اب میں ان علماء کہلانے والوں کو خطاب کرتا ہوں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بایں وجہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ان کا کلام منظوم بھی ہے۔ اس لئے ماعلمناہ الشعر وما ینبغی لہ کے اصل کے مطابق نبی نہیں ہو سکتے وہ اخبار "زمیندار" ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۵-۸ کو غور سے پڑھیں جس میں مرقوم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی شعر سے ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ زمیندار میں مرقوم ہے۔

"آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) اس درجہ فصیح و بلیغ تھے۔ کہ آپ کے ارشادات سنکر فضلاء و فصحائے عرب ورطۂ حیرت میں غرق ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ بعض اوقات آپ کی زبان مقدس پر کسی خاص جذبہ کے ماتحت جو کلمات موزون جاری ہو جاتے تھے۔ وہ ایسے ہوتے تھے جنہیں بہترین اشعار کہا جا سکتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔ حضرت براءؓ سے مروی ہے۔ کہ جب غزوۂ احزاب کے سلسلہ میں مدینہ کے گرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ اور آنحضرت صحابہ کرامؓ کے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے۔ اور بطنِ اطہر گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا۔ اس وقت آپکی زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے ؎

واللہ لولا اللہ ما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلّینا
فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الاولیٰ قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃً ابینا

جب آنحضرتؐ آخری مصرع پر پہونچے تھے۔ تو ابینا ابینا کا زور شور سے تکرار فرما رہے تھے۔ اور صحابہؓ کرام عالم کیف و سرور میں یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

نحن الذی بایعو محمداً
علی الجہاد ما بقینا ابداً

یہ سنکر آنحضرتؐ جن کا قلب اطہر ان کی محبت سے لبریز تھا۔ اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ شعر ادا فرماتے تھے ؎

اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ
فاغفر الانصار والمھاجرہ

غزوۂ خندق میں آنحضرت کی ایک انگلی زخمی ہو گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا"

ھل انت الا اصبعٌ دمیت
وفی سبیل اللہ ما لقیت

(زمیندار ۲۴؍ اکتوبر)

اس کے علاوہ "حضرت آدمؑ . . . . نے ہابیل کا حسب ذیل دردناک مرثیہ لکھا

تغیرات البلاد ومن علیھا
فوجہ الارض مغبرٌّ قبیح
تغیّر کل ذی طعمٍ ولونٍ
وقل بشاشۃ وجہ الملیح
فوا اسفا علی الھابیل ابنی
قتیلاً قد تضمنہ الضریح
وجاورنا عدوٌّ لیس یفنیٰ
لعین لا یموت فنستریح

(زمیندار ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

علاوہ ازیں حضرت داؤد علیہ السلام بھی شعر گوئی کا ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ زمیندار اخبار میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "حضرت داؤد کا لحن مشہور ہے۔ اور ان کی زبور نظم میں تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی شعر سے کافی ذوق رکھتے تھے"۔

(زمیندار ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

کیا غیر احمدی علماء جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت حقہ کی نفی میں یہ دلیل دیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ آپ نے عربی۔ فارسی۔ اور اردو میں منظوم کلام لکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپکو مقام نبوت پر سرفراز نہیں فرمایا عیاذاً باللہ۔ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت کی بھی نفی کریں گے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو پھر انہیں حضرت احمد علیہ السلام کو نبی ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم عابد ڈسکوی
حال وزیر آباد

سازِ معرفت

جو سازِ معرفت تھا تشنۂ مضراب مدت سے
مشامِ خلق کو پھر سے پیامِ زندگی دینے
رخِ انور پہ سہرا ئے خلافت واہ کیا کہنے
بہت سی طاقتیں اسکے مقابل میں اٹھیں لیکن
منافق سب کے سب آقا نے چن چن کر نکالے ہیں
وہ ہستی جسکو حسنِ ظن سے ہم مومن سمجھتے تھے
بچارا شیخ اٹھا تھا خلافت کے مٹانے کو
مسیحِ پاک کو جو گالیاں دن رات دیتے ہیں
جلا دے گی یہ تیرا خرمنِ جور و ستم ناداں
جونہی چیرا دلِ پرسوز کو بہرِ سکوں احسن

اسی کی قادیاں سے اب صدائے دلنشیں نکلی
بشیر الدین کی زلفوں سے بوئے عنبریں نکلی
فرشتوں کی زباں سے بھی صدائے آفریں نکلی
انہی کے پاؤں کے نیچے سے آخر یہ زمیں نکلی
میں قرباں کس قیامت کی نگاہِ دوربیں نکلی
خدا کی شان دیکھو۔ آج مارِ آستیں نکلی
عجب تعبیر خوابِ زندگی اندوہگیں نکلی
انہی کے در پہ سجدہ ریز اُنکی جبیں نکلی
جو مومن کے دلِ پُرغم سے آہِ آتشیں نکلی
یہی ننھی سی خواہش خانۂ دل میں مکیں نکلی

الٰہی! میں رہِ اسلام میں قربان ہو جاؤں
وفورِ شوق کا شرمندۂ احسان ہو جاؤں

خاکسار حسن رہتاسی

154

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ماہِ رمضان المبارک کی آمد

دو نئے احمدی

انقلاب عالم کی وجہ

انبیاء کے ذریعہ جو دُنیا میں انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اس کا اصل باعث ان کی وہ دُعائیں ہوتی ہیں۔ جو وہ اندھیری راتوں میں سوز و گداز بھرے دل سے اپنے مولا کے حضور گریہ و زاری کے ساتھ کرتے ہیں۔ اصلاح خلق کے لئے جو جوش و ولولہ اور جو کرب و قلق اور سوز و درد ان کے قلوب میں پایا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا ہر انسان کا کام نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

فهل وجدات ثكالى مثل وجدى
اذى ام هل لها شان كشانى

یعنی وہ عورتیں بھی جن کے لڑکے مرجائیں۔ یا گم ہوجائیں۔ ایسا غم نہیں کرتیں۔ جو میں کرتا ہوں۔ اور دکھ کیوقت اُن کے غم کی حالت میرے جیسی نہیں ہوتی پس وہ ہمدردیٔ مخلوق کی خاطر۔ اور ان کا محبوب ازلی سے رشتۂ محبت قائم کرانے کے لئے راتوں کو جاگتے اور خدا کے حضور بصد زاری ان کی ہدایت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ان کی کیفیتِ گریہ وزاری کا اندازہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل شعر سے کیا جاسکتا ہے آپ فرماتے ہیں:- ؎

بنالم بر درش زاں ساں کہ نالد
بوقتِ وضع حملے باردارے

جب ان کے نعرہ ہائے روز و شب عرشِ الہٰی تک پہونچتے ہیں۔ تب ذوالعرش خدا ان کی عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں ان مُردوں کو روحانی زندگی بخشتا ہے۔ اور وُہ ایک نیا تولد پاتے ہیں جس کا باعث نبی کی دُعائیں ہوتی ہیں۔ اسی لئے وہ ان کا باپ اور وُہ ان کے بیٹے کہلاتے ہیں۔

یورپ میں تبلیغ اسلام

دُوسرے مُسلمان اگرچہ یورپین اقوام کے اسلام لانے سے مایوس ہوچکے ہیں۔ لیکن ایک سچا احمدی کبھی مایوس نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وُہ یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیں رائگاں نہیں جائیں گی۔ اور ایک وقت آئے گا۔ کہ یہ اقوام بھی سچے دل سے مسلمان ہوجائیں گی۔ اللہ تعالےٰ نے ان اقوام کا ذکر کرتے ہُوئے سورۂ کہف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قلبی کیفیت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا۔ کہ اے رسُول تو ان اقوام کی ہدایت کا اس قدر خواہاں ہے۔ اور اس درجہ سوز و گداز کا اظہار کرتا۔ اور ان کی خاطر ایسا حزین و دلفگار ہے۔ کہ گویا تو اپنی جان کو ان کے پیچھے ہلاک کردے گا۔

پس حضور علیہ السلام کی اس قلبی حالت سے جس کا نقشہ اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا الفاظ میں کھینچا ہے۔ پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اقوام کی ہدایت کے لئے کس سوز و گداز سے دُعائیں کی ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس انتہائی غم و اندوہ کو دیکھ کر اس سورۃ کے بعد کی سورۃ (مریم) میں حضرت یحیےٰ اور عیسےٰ علیہما السلام کی ولادت کا واقعہ بیان کرکے حضور صلعم کو تسلی دی۔ کہ اگرچہ ان اقوام کا جن کا ذکر سُورہ کہف میں ہُوا۔ بظاہر ایمان لانا ناممکن نظر آئے گا۔ لیکن دُعاؤں کے نتیجہ میں انہیں بھی اسلام سے بہرہ ور کیا جائے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی بھی فرمادی۔ کہ آخر کار اسلام کا سُورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ اور تمام لوگ اس کا مشاہدہ کریں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان اقوام کی ہدایت کے لئے کثرت سے دعائیں کی ہیں۔ چنانچہ حضور کی ایک دعا یہ ہے:-

"اے ہمارے پیارے خدا۔ ان کو مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر۔ جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال۔ اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت۔ اور تیری محبت میں ہے۔ کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔

اے رحیم و کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے۔ اب ان پر تو رحم کر۔ اور ان کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا۔ سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش۔ اور صلیب اور خونِ مسیح کے خیالات سے ان کو بچالے اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دُعائیں سُن۔ اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر۔ تا وُہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کرسکتا ہے۔ کہ وُہ تجھے دیکھیں گے۔ کس کے ضمیر ہے۔ کہ وُہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے۔ اور تیری آواز سنیں گے۔ پر اے خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر۔ کہ آخر وُہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ ان پر رحم کر۔ اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ سو میں تیرے مونہہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ میں نامرادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جو کچھ تو نے اپنی وحی سے مجھے وعدے دیئے ہیں۔ ان وعدوں کو تو ضرور پورا کریگا۔ کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دُنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پاجائیں سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کردے۔ کہ وُہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے۔ اس سے وُہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سُن لے۔ کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین" (ڈوئی کے نام دوسرا کھلا خط منقول از مکتوباتِ احمدیہ جلد ۳۔ صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۲)

اسی طرح حضور فرماتے ہیں:-

"میں ہردم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہوجائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ . . . میں کبھی کا اس غم سے فنا ہوجاتا۔ اگر میرا مولےٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے۔ اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مریگا . . . نئی زمین ہوگی۔ اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہوجائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں۔ بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں" (تذکرہ صفحہ ۲۸۵)

لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُوسری جگہ فرمایا ہے۔ یہ کام قدرت کے ہاتھ سے ہوگا۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ وُہ دُعاؤں میں لگی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے لئے درخواست

اب ماہ رمضان المبارک کی آمد قریب ہے۔ یہ بابرکت مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا ہے اس لئے میں تمام عشاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور محبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو راتوں کو جاگتے اور اپنے مولیٰ کے حضور مخلوق کی ہدائت کے لئے گڑگڑاتے ہیں۔ نہائت عجز و الحاح سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تحریک جدید کے آخری مطالبہ کی تعمیل میں تمام مبلغین کے لئے عموماً اور یورپ میں اشاعت اسلام کے لئے خصوصاً دعائیں کریں۔ اور لنڈن جسے مادی لحاظ سے دنیا میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اور یورپ میں یہی وہ شہر ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کو اپنے کشف کے ذریعہ دکھایا۔ اور حضور نے یہاں پرندے پکڑے۔ ہاں یہ وہی شہر ہے جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے۔ اور اپنے مبارک ہاتھوں سے مسجد فضل کی بنیاد رکھی اور ویمبلے کانفرنس میں اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دیا۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذکورہ بالا کشف ظاہری الفاظ میں بھی پورا ہوا۔ سو اس شہر کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہاں ایک ایسی مضبوط اور مخلص جماعت پیدا کرے جو آئندہ دوسروں کے لئے ہدائت کا موجب بنے۔ آمین

شکریۂ احباب

گذشتہ سال بھی ماہ رمضان المبارک کی آمد پر میں نے احباب سے دعا کے لئے درخواست کی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ احباب نے پورے جوش کے ساتھ دعائیں کی ہوں گی۔ اور خدام کی دعائیں اپنے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ مبارک اور دعاؤں کے ساتھ ملکر اس امر کا باعث ہوئیں کہ اس سال اللہ تعالےٰ نے بعض انگریز مردوں اور عورتوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی دعاؤں کے علاوہ بعض دوستوں نے کتابیں بھیج کر بھی امداد کی ہے۔ دعائیں کرنیوالے اور کتابیں بھیجنے والے سب دوست ہمارے ساتھ تبلیغ کے ثواب میں شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور آئندہ اور بھی زیادہ قربانی کی توفیق عطا فرمائے اب میں پھر دوبارہ احباب سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ یورپ میں اشاعت اسلام کا سب سے بڑا ذریعہ دردمند دلوں سے نکلی ہوئی دعائیں ہیں۔

مسٹر Arford کا قبول اسلام

مسٹر Arford جوان ہیں۔ عمر قریباً ۲۶ سال ہے۔ مراکو تینجیر میں کچھ عرصہ رہ چکے ہیں۔ اسلام سے انہیں پہلے سے دلچسپی تھی۔ وہ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ میں نے ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق ذکر کیا۔ اور مسئلہ صلیب مسیح پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے سنکر کہا کہ میں نے مراکو میں مسلمانوں سے سنا تھا کہ مسیح کی بجائے کسی اور کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اور مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے جو مجھے نہائت غیر معقول معلوم ہوا تھا۔ آپ نے جو نظریہ پیش کیا ہے وہ بہت معقول اور قابل تسلیم ہے۔ میں نے انہیں تحفہ شہزادہ ویلز اور احمدیت مطالعہ کے لئے دیں۔ چنانچہ ان کے مطالعہ کے بعد تشریف لائے۔ اور چند سوالات دریافت کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب پاکر بیعت فارم پر کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ نیز ایام زیر رپورٹ میں ایک ہندوستانی مرزا محمد محسن صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ دونوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

ترجمہ قرآن کی تکمیل کے واسطے دعا کی درخواست

آخر میں میں ایک نہائت اہم امر کیطرف جس پر تکمیل تبلیغ موقوف ہے۔ احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ ترجمہ قرآن کی تکمیل اور اس کی اشاعت کا سوال ہے۔ احباب کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا شیر علی صاحب اس کام کی سر انجام دہی کے لئے لنڈن تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ کام جس قدر اہم اور ذمہ واری کا ہے۔ وہ احباب سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے لئے جتنی بھی دعائیں کی جائیں کم ہیں اس لئے میں تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ماہ رمضان المبارک میں خاص طور پر حضرت مولانا شیر علی صاحب کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے٭

ہنگری کے ایک مشہور شہر "سیگڈ" میں تبلیغِ احمدیت

مختلف اخبارات میں احمدیت کا ذکر

بوڈاپسٹ کے علاوہ باقی ہنگری کے شہروں اور قصبات میں جسقدر اخبارات ہیں ان کے ایڈیٹروں، مینیجروں اور نمائیندوں کی ایک میٹنگ "سیگڈ" (Seged) نامی شہر میں ۷ اکتوبر کو ہونی تھی۔ اس میٹنگ کا مدعا یہ تھا۔ کہ وہ اپنی سوسائٹی یا ایسوسی ایشن کا ایک پریذیڈنٹ نئے سال کے لئے منتخب کریں۔ یہ ایک ایسا موقعہ تھا کہ اس سے فائدہ اٹھانا جماعت کے لئے بہت مفید نتائج پیدا کر سکتا تھا۔ اس لئے میں نے یہ کوشش شروع کی۔ کہ مجھے بھی اس میں مدعو کرایا جائے۔ چنانچہ مجھے انہوں نے اخبار سن رائز کی نمائندگی کے طور پر دعوت دی۔ جس کو میں نے قبول کر لیا٭

یہ سفر تبلیغی لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت مفید رہا۔ بدھ وار صبح دس بجے ہم بوڈاپسٹ سے بس میں روانہ ہوئے۔ ساٹھ کے قریب آدمی تھے۔ علاوہ میٹنگ کے اس سفر کا مقصد ٹرپ بھی تھا چنانچہ ایک مقام "جونج جش" میں ہم دوپہر کو پہونچے۔ لارڈ میئر نے ہمارا استقبال کیا۔ بعض دلچسپ مقامات دکھائے۔ اور پھر کھانے پر مدعو کیا۔ لارڈ میئر بہت شریف اور با اخلاق شخص ہے۔ اس کو اخبار سن رائز کے علاوہ تحفہ شہزادہ ویلز کے ۳۲ صفحات جو ہنگری میں ترجمہ کر کے شائع کئے ہیں۔ مطالعہ کی غرض سے دئیے۔ اور اس نے بڑی خوشی سے انہیں قبول کیا٭

$2\frac{1}{2}$ بجے وہاں سے روانہ ہو کر Parad اور Matrahaza مقامات پر پہونچے۔ یہ دونوں جگہیں نہائت صحت افزا اور خوبصورت ہیں۔ گرمی کے موسم میں صحت کے لئے لوگ اس جگہ آتے اور قیام کرتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر جگہ شام کا ناشتہ کیا۔ اور دوسرے مقام پر رات قیام کیا۔ وہاں بہترین ہوٹل میں علیحدہ علیحدہ کمروں میں رہائش تھی۔ کھانا بھی اسی جگہ کھایا۔ پھر دلچسپ مقامات کی سیر کی٭

دوسرے روز سیگڈ مقام کی طرف صبح دس بجے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجے اس جگہ پہونچے۔ شہر کی طرف سے لارڈ میئر نے استقبال کیا۔ $11\frac{1}{2}$ بجے اجلاس ہوا۔ جو شائد ایک گھنٹہ تک تھا۔ بعد ازاں ہم نے بعض مقامات دیکھے۔ کھانا کھایا اور کھانے کے بعد شہر کی مختلف دیدہ زیب عمارتوں کو دیکھا۔ شام کو ان امور سے فراغت پاکر واپس روانگی ہوئی۔ رات دس بجے واپس ہم بوڈاپسٹ پہونچ گئے٭

تبلیغی لحاظ سے یہ سفر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت مفید رہا۔ اب تک ہماری جماعت کا پراپیگنڈا صرف بوڈاپسٹ تک محدود ہے۔ ہنگری کے دوسرے شہروں اور گاؤں میں احمدیت کا نام نہیں پہونچا۔ ان اخبارات کے ایڈیٹروں سے واقفیت کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ ان کے اخبارات کے ذریعہ تمام ہنگری میں احمدیت کا پیغام پہونچایا جاسکیگا چنانچہ ان میں سے بہتوں کے ساتھ نہائت گہرے دوستانہ تعلقات کا قیام ہو گیا ہے٭

مثال کے طور پر Hodmezo-Vasarhely ایک شہر ہے جو بوڈاپسٹ سے کافی دور واقع ہے گویا دوسری سرحد پر ہے۔ وہاں کے اخبار کے ایڈیٹر سے بہت گہری واقفیت پیدا کی۔ اس نے اول تو میرا انٹرویو لیا۔ اور دس اکتوبر کے اخبار میں نہائت جلی عنوان کے ماتحت میرا ذکر خاص طور پر کیا "مسلمانوں کا بشپ"۔ اخبار سن رائز کا نمائندہ اور اس ٹرپ میں سب سے زیادہ اہمیتی

٭ اور ہر قسم کی لغزش سے جو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے وقت بہ سبب ضعف بشریت ہو سکتی ہے محفوظ و مصئون رکھے۔ اور انکے کام میں فوق العادت برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمس از لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وغیرہ وغیرہ القاب سے ملقب کرتے ہوئے احمدیت کے متعلق نوٹ لکھا۔ نیز اس نے مجھ سے وعدہ لیا۔ کہ میں ان کے شہر میں آؤں گا اس نے بتلایا کہ لارڈ میئر کو کہہ کر وہ مجھے شہر کی طرف سے دعوت دینگے۔ میرے لیکچر کا بھی انتظام کرینگے۔ اور اس طرح اس شہر میں زبردست طور پر تبلیغ کا موقعہ میسر آجائے گا۔

اسی طرح ایک اور اخبار کے نمائندہ نے مجھے کہا کہ افسوس ہے ہم سفر میں ہیں اور وقت نہیں کہ علیحدہ گفتگو کر سکیں آپ میرے مکان پر شام کو کھانے پر تشریف لاویں۔ چنانچہ میں جمعہ کے روز شام کو گیا۔ دعوت تھی اس کے بعد باتیں شروع کرنے لگے میں ابھی سوچ ہی رہا تھا۔ کہ اس سے کہوں کہ احمدیت کے متعلق انٹرویو شائع کرے کہ اس نے اپنی جیب سے کاغذ نکال کر سامنے رکھے۔ اور کہنے لگا آپ سے احمدیت کے متعلق انٹرویو چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس کو دیا۔ اور اب وہ بھی عنقریب شائع ہوگا۔

علاوہ شہر میں بعض معززین کو احمدیت کا لٹریچر دیا۔ قلیل وقت میں جس طرح ممکن تھا۔ میں نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی۔ ایک اخبار کے نمائندے کو انٹرویو بھی دیا۔ گو وہ ڈرتا تھا۔ کہ پرچہ رومن کیتھولک ہے ممکن ہے شائع نہ کریں۔ لیکن تاہم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اسکو انٹرویو دے دیا۔ مجھے امید ہے کہ میرا یہ سفر آئندہ کیلئے بہت مفید نتائج پیدا کرنے والا ہوگا۔ ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے تو ان تمام جگہ وقتاً فوقتاً آرٹیکل لکھکر فریضہ تبلیغ ادا کرتا رہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

سوسائیٹوں میں بھی اب میں نے جانا شروع کر دیا ہے۔ موسم سرما کے شروع ہوتے ہی اب دوبارہ رونق شروع ہوگئی ہے۔ لیکچروں کا سلسلہ بھی شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ یوم التبلیغ کو بھی اللہ تعالےٰ نے اچھی تبلیغ کا موقعہ عطا فرما دیا۔ ایک بڑے مصنف سے ملاقات کی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے کشمیر میں مدفون ہونے کے متعلق اپنی کتاب میں ذکر کرنا چاہتے ہیں اس بارہ میں ان سے گفتگو ہوئی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ احمدیت کو یہاں بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔ خاکسار محمد ابراہیم ناصر

حضرت منشی محمد جلال الدین صاحب مرحوم کے مختصر سوانح حیات

حضرت منشی محمد جلال الدین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا نام ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں سب سے پہلے نمبر پر ہے۔ آپ کو وفات پائے اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ تاہم امید ہے ان کی زندگی کے بعض حالات دلچسپی سے پڑھے جائینگے۔

میرے والد مرحوم و مغفور منشی محمد جلال الدین صاحب قوم مغل برلاس ساکن بلانی ضلع گجرات غالباً ۱۸۳۰ء کے ادھر اُدھر پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد غلام قادر صاحب مرحوم طبابت کا پیشہ کیا کرتے تھے۔ قضائے الٰہی کے ماتحت انہیں سات برس کا چھوڑ کر وفات پاگئے۔ پھر ان کے ماموں زین العابدین صاحب مرحوم نے ان کی تعلیم و تربیت کی اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ گھر میں لائق استاد رکھکر انہیں علوم دینی و دنیوی سے بقدرِ وسعت و حالاتِ زمانہ واقف کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ والد مرحوم علوم عربی و فارسی کے اچھے عالم ہوگئے ابتدائے حکومت برطانیہ عظمیٰ میں آپ محکمۂ تعلیم میں چودہ سال کی عمر سے لے کر ۱۸۶۴ء تک ملازم رہے۔ اور بلانی اور جام پور وغیرہ میں ملازمت کرتے رہے۔ اس زمانہ میں چونکہ تعزیراتِ ہند کا سمجھنا بہت دشوار تھا۔ اس لئے علاقہ کے مجسٹریٹ صاحبان آپ سے مشکل عبارات حل کرایا کرتے تھے۔ پھر رسالہ فوج میں بعہدۂ میر منشی بھرتی ہوئے۔ اور ۱۸۹۵ء میں پنشن لے کر علیحدہ ہوئے

آپ کو صلحاء و علماء کی صحبت میں بیٹھنا بچپن سے ہی نہایت مرغوب تھا۔ جہاں کسی نیک آدمی کا ذکر سنتے۔ مقدور بھر جلد سے جلد وہاں پہنچتے۔ فرماتے تھے ایام طفولیت میں ایک دفعہ میں گجرات جا رہا تھا۔ میرا چھوٹا بھائی کمال الدین بھی میرے ساتھ تھا۔ راستہ میں معلوم ہوا۔ کہ باوا جنگو شاہ صاحب مرحوم موضع بھلیسر میں جو راستہ سے کسی قدر الگ تھا۔ اس وقت موجود ہیں۔ (یہ بزرگ اس زمانہ میں اس علاقہ میں ایک مشہور مجذوب گذرے ہیں۔) زیارت کے لئے وہاں پہنچے۔ اُن کی عادت تھی کہ عوام کو نزدیک نہیں آنے دیتے تھے۔ مگر جب آپ گئے تو نہایت محبت کے ساتھ انہوں نے اپنا مٹی کا لوٹا انہیں دیا۔ اور کہا کہ اسے بھر لاؤ۔ وہ پانی سے پُر کر کے ان کے سامنے لائے تو آپ نے ایک دو گھونٹ پانی پیا۔ پھر لوٹا ان کے حوالے کر کے فرمایا۔ پی جاؤ۔ ان کے بھائی جو ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہنی سے اشارۃً پانی مانگنے لگے۔ انہوں نے لوٹا بھائی کو دے دیا۔ اس بزرگ نے فوراً لوٹا اپنی چھڑی سے توڑ دیا۔ اور یہ الفاظ فرمائے "میں تینوں دِتا تے تُوں لوکاں نوں ونڈدا پھردا ہیں" انہی بزرگ صاحب نے لالہ موسیٰ کو جو اُس وقت ایک چھوٹا سا گاؤں تھا چھوٹا لاہور کہا تھا۔ چنانچہ ریلوے سٹیشن اور پھر نہر کے آنے کی وجہ سے ان کی یہ بات پوری ہو چکی ہے۔

والد مرحوم فرمایا کرتے۔ کہ ہر انسان کو کوئی نہ کوئی جنون ہوتا ہے۔ اور اپنی نسبت فرماتے کہ مجھے اخبار بینی کا جنون رہا ہے۔ اور اسی جنون میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہچان کا موقعہ ملا۔ میں تو اس وقت کم عمر تھا مگر چونکہ اردو پڑھ سکتا تھا۔ اس لئے مجھے یاد ہے اودھ پنچ لکھنؤ۔ کوہ نور لاہور۔ پیسہ اخبار لاہور۔ منشور محمدی بنگلور اور لارنس گزٹ وغیرہ اخبارات آپ منگوایا کرتے۔ اخبارات سے ان کو منشور محمدی جو غالباً بنگلور سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں کہیں اسلام پر ایک مضمون نظر آیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ تھا۔ فرماتے تھے اس مضمون کو پڑھتے ہی میں پہچان گیا کہ یہ مضمون کسی عام مولوی یا عالم کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ کسی باخدا کا کلام ہے اور یہ شخص وہی وجود باجود معلوم ہوتا ہے جس کی آمد کے دن ہیں اور جس کی نسبت احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں ہیں چنانچہ آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایسا غائبانہ عشق پیدا ہوا کہ آپ زیارت کیلئے بٹالہ تک آئے مگر میاں صاحب مرحوم سے جو اس وقت بٹالہ میں ایک بزرگ انسان تسلیم کئے جاتے تھے جب ملے اور چند گھنٹے ان کے پاس ٹھہرے اور ذکر کیا کہ ایسا مضمون پڑھکر میں قادیان جانے کے ارادہ پر آرہا ہوں۔ تو میاں صاحب نے آپکو روک دیا۔ اور کہا کہ تمہیں غلطی لگی ہے۔ چنانچہ آپ بٹالہ سے واپس چلے گئے۔ یہ واقعہ غالباً ۱۸۷۸ء کا ہے اسی سال اکتوبر ۱۸۷۸ء میں انہیں کابل کے جنگ پر جانا پڑا فرماتے تھے اسوقت مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی میں میاں صاحب کو کیوں ملا۔ اب جنگ سے نہ معلوم زندہ واپس جاکر آپ کی زیارت کرنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ اور اپنے فعل پر پچھتاتے رہے۔ ۱۸۸۱ء میں کابل سے واپس آئے اور واپس آتے ہی ان کی فوج جھانسی چلی گئی۔ وہاں سال دو سال رہے۔ ۱۸۸۲ء یا ۱۸۸۳ء میں آپکو جنگ کے انعام میں چند ماہ کی رخصت ملی۔ رخصت ملنے پر آپ گھر نہیں گئے۔ بلکہ سیدھے قادیان تشریف لائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور نے سب سے پہلا سوال یہ کیا۔ کہ آپ وہی منشی جلال الدین ہیں جن کی خط وکتابت کابل سے جہلم میں پکڑی گئی تھی۔ آپ نے عرض کیا کہ وہی ہوں۔ (اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ میرے دادا صاحب مرحوم چار بھائی تھے۔ ان میں سے دو ۱۸۴۲ء کی جنگ میں کابل گئے ایک تو ان میں سے واپس آگئے اور ایک وہیں رہ گئے جن کے متعلق بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دشمنوں کی پٹرول میں آگئے اس وقت وہ اپنی جان بچانے کیلئے جھٹ ایک کابلی مردہ کا لباس اپنے لباس سے بدل کر دشمنوں کی گرفت سے پہلے ہی فارسی بولنے لگے۔ ان کا نام مرزا نور احمد بیگ تھا پھر رفتہ رفتہ وہ وہاں اچھے عہدے پر پہنچ گئے چنانچہ ان کا خط والد مرحوم کے نام ایک پٹھان لایا تو جہلم میں پولیس نے پکڑ لیا۔ اتفاق حسنہ سے والد مرحوم کی پھوپھی کا بیٹا وہاں کورٹ انسپکٹر تھا۔ اس نے

کپتان پولیس سے سب ماجرا بیان کیا اور خط کو میرے والد صاحب تک پہنچا دیا اس خط و کتابت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے والد مرحوم سے عندالملاقات ذکر فرمایا۔ جس کا نہ معلوم آپ کو کس طرح پتہ لگ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دو اور بھی ایسے ارشادات فرمائے جو رافع الوساوس تھے۔ اور جنہوں نے آپ کے ایمان کو قوی کر دیا۔ اسی ملاقات میں والد مرحوم و مغفور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے بیعت لینے کا کوئی حکم نہیں ملا۔ آسمان پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس منصب کو کون شخص سنبھالے گا۔ اس کے بعد آپ گھر تشریف لائے اور پھر اپنی ملازمت پر چلے گئے۔ مگر جب بھی ان کو تھوڑی بہت رخصت ملتی۔ تو گھر نہ جاتے بلکہ براہ راست قادیان آیا کرتے۔ اور بال بچوں کے ملنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہمیشہ مقدم رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آپ سے بڑی محبت تھی جسے بعض پرانے اصحاب بخوبی جانتے ہیں۔ اسی دوران میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا اعلان کیا۔ تو آپ نے فوراً بیعت کی سعادت حاصل کی۔

۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء میں والد مرحوم نے رؤیا دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک باکرہ کا نکاح آپ سے کیا ہے۔ اس کی تعبیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ آپ کوئی دینی خدمت کریں گے۔ چنانچہ حکم دیا کہ نجوم الفرقان یعنی قرآن کریم کی تخریج الآیات تیار کریں۔ مجھے یاد ہے۔ ۱۸۹۲ء کے ابتدائی ایام میں والد مرحوم نے نجوم الفرقان کا کام شروع کیا۔ جس میں بعض دوسرے احباب نے بھی حصہ لیا۔ ازاں جملہ ایک شخص زمان شاہ صاحب غیر احمدی تھے۔ دوسرے منشی محمد دین صاحب احمدی۔ جزاہم اللہ خیرا ابتدائی پارے مصحف مجیدہ کے بغرض امداد تیاری کتاب میں نے لکھے تھے یعنی بہ حروف تہجی جہاں کہیں کوئی لفظ آتا ہے۔ اس کے مابعد کی آیت میں تین چار لفظ میں لکھتا جاتا تھا۔ اسی طرح بارہا قرآن مجید ان کو لکھنا پڑا۔ حتیٰ کہ بقیہ عمر میں انہوں نے صرف یہی کام کیا۔ اور ۱۸۹۲ء سے لے کر ۱۹۰۲ء تک اسی میں دن رات بڑی محنت اور سرگرمی سے لگے رہے۔ نومبر ۱۹۰۱ء میں مع اہل و عیال آپ قادیان تشریف لائے اور مہینہ سوا مہینہ یہاں ٹھیرے۔ اس اثنا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سوال کیا کہ منشی صاحب۔ آپ کب تک کام ختم کریں گے۔ انہوں نے فی الحال جواب نہ دیا تھا کہ فرمایا۔ کیا آپ کا کام مارچ۔ اپریل تک ختم ہو جائے گا۔ ابھی جواب میں کچھ عرض نہیں کر سکے تھے۔ کہ فرمایا۔ کیا مئی جون تک ختم کریں گے والد مرحوم و مغفور بھانپ گئے۔ کہ اب پیمانہ عمر لبریز اور خاتمہ قریب ہے چنانچہ ۱۹۰۲ء کے اگست میں کتاب کو تقریباً ختم کر کے ہی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جب آپ بیمار ہوئے تو یہ تمنا اور الحاح اور عزم مصمم ظاہر کرتے رہے کہ میرا مدفن قادیان ہو اور بڑے زور شور سے قادیان آنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس وقت بہشتی مقبرہ نہ تھا۔ مگر آپ کی یہ خواہش کوئی معنی اپنے اندر ضرور رکھتی تھی۔ پھر قادیان آنے کے لئے بیماری کی حالت میں ہی یہاں تک تیاری کر لی کہ کہاروں کو بلایا۔ پالکی ڈیوڑھی پر موجود تھی۔ اور آپ چلنے ہی کو تھے کہ ایسی سخت بارش ہوئی جو روانگی میں مانع ہوئی اور پھر ان کی حالت دگرگوں ہو گئی اور اس طرح بارش کا زور سفر قادیان میں ایسا مانع ہوا۔ کہ ان کی خواہش کوئے یار تک پہنچنے کی پوری نہ ہو سکی جس کا مجھے اور بعض دیگر خیر خواہوں کو اب تک افسوس ہے اور رہے گا۔ آپ کی قبر اب بلانی میں ہے۔ اور آپ کا نام ۳۱۳ کی فہرست میں سب سے اول نمبر پر ہے

عزیزم منشی خلیل الرحمن صاحب جنہوں نے ۱۸۹۵ء میں تحریری بیعت کی۔ بیان کرتے ہیں کہ منشی محمد دین صاحب واصلباقی نویس کھاریاں اور میں ۱۹۰۲ء کے جلسہ کے بعد مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کندھے دبا رہے تھے۔ کہ اس اثنا میں ایک صاحب نے جن کا اسم شریف مجھے یاد نہیں رہا۔ غالباً علامۃ المکرم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تھے۔ حضرت قبلہ منشی محمد جلال الدین صاحب مرحوم ساکن بلانی ضلع گجرات کی وفات پر افسوس ظاہر کیا۔ اور کہا کہ کتاب ثوابت القرآنی غلام احمد قادیانی کو وہ تکمیل نہ کر سکے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اس پر ایک لمبی آہ سرد بھر کر فرمایا۔ منشی صاحب ہمارے بے نظیر اور یکتا دوست تھے۔ اس کار خیر میں منشی صاحب کو اس قدر اجر ملا کہ ہم اس کو بیان نہیں کر سکتے۔ منشی صاحب بہت کچھ اپنے ساتھ لے گئے۔ یہ صرف کسی سعید روح کا حصہ ہے جو باقی رہ گیا ہے۔ ورنہ منشی صاحب نے اس کام کو حقیقت میں ختم کر دیا ہے

خاکسار

(مرزا) محمد اشرف سابق محاسب و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

جاوا میں مجاہد احمدیت کی تبلیغی مساعی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جاوا میں روز بروز احمدیت کی ترقی ہو رہی ہے اور تمام احمدی احباب جماعتی نظام کے ماتحت دن رات تبلیغ میں مصروف ہیں۔ مخالف بھی ہر طرح سے مخالفت میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعید روحیں سلسلہ کے نزدیک ہو رہی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک نوجوان تعلیم یافتہ عورت نے فارم بیعت پر کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ ایک احمدی نوجوان عبد الرحمن نے اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور عریضہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں روانہ کر دیا ہے۔ تا حضور قبول فرمائیں۔

ہر جماعت اپنے مقررشدہ نظام کے ماتحت ہفتہ وار تبلیغی جلسے منعقد کرتی ہے اور ہر جلسہ میں کافی تعداد حاضرین کی موجود ہوتی ہے۔ ۱۴ اکتوبر کو کلب ہوس میں "معراج النبی" کے متعلق جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں میں نے لیکچر دیا۔ کافی تعداد میں لوگ موجود تھے اور چونکہ ہماری جماعت کے دلائل دیگر لوگوں سے مختلف تھے اس لئے کافی رونق تھی۔ بعد لیکچر بہت سے احباب نے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے علاوہ ازیں ہر جمعہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبات کا ترجمہ کر کے احباب کو سنایا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بوگر۔ سوکابومی۔ گانڈاسولی۔ سنڈنگ ایجو راجاگونگ۔ گگر بتونگ۔ اور جی رنگاس کا میں نے دورہ کیا اور وہاں کے کئی معززین سے انفرادی ملاقاتیں کر کے پیغام حق پہنچایا اور احمدیت کا لٹریچر تقسیم کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان علاقوں میں احمدیت پھیل جائے گی۔

شروع ماہ میں یوم التبلیغ کے متعلق اطلاع پہنچ چکی تھی اس لئے بآسانی تمام جماعتوں کو یوم التبلیغ کی تیاری کے لئے اطلاع دیدی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام احباب نے حسب توفیق تبلیغ کا حق ادا کیا۔ جماعت بتاویہ اور بوگر نے علیحدہ علیحدہ تبلیغی جلسے منعقد کر کے پیغام حق پہنچایا اور جماعت بتاویا نے دو تبلیغی پمفلٹ "تبلیغ روحانی" اور "نشانات زمان" ۵۰۰ کی تعداد میں شائع کئے۔ اور پھر نہایت ہی احسن طریق سے پبلک

156

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید میں امریکہ کی احمدی جماعتوں کی شاندار مالی قربانی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے.... تا اللہ تعالٰے کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالٰے آپ کے ساتھ ہو"

حضور ایدہ اللہ تعالٰے کے اس ارشاد کی تعمیل میں جہاں ہندوستان کی اکثر جماعتوں نے بفضل خدا اپنے وعدوں کا بڑا حصہ پورا کر دیا ہے۔ اور بقیہ حصہ کے پورا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ وہاں بیرون ہند کی اکثر جماعتوں نے بھی چندہ ادا کر دیا ہے۔ افریقہ اور بیرون ہند کی دوسری جماعتوں کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ تعالٰے پھر پیش کی جائیگی اس وقت امریکہ کی جماعتوں کے مخلصین کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب مبلغ امریکہ نے اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا چندہ تحریک جدید سال سوم -/۱۲۵ روپے ادا کر دیا۔ اور اس کے بعد امریکہ پہونچتے ہی انہوں نے امریکہ کا ایک لمبا تبلیغی دورہ شروع کیا۔ اس دورہ میں انہوں نے تحریک جدید کے چندہ کی تحریک احمدی احباب کے سامنے پیش کی۔ اس پر شکاگو۔ انڈین پولیز۔ پٹیزبرگ کلیولینڈ اور ڈیٹرائٹ کی جماعتوں کے مخلصین نے نہ صرف وعدے پیش کئے۔ بلکہ ساتھ ہی رقم بھی ادا کر دی۔ چنانچہ صوفی صاحب موصوف نے دو چک ایک ۳/۱۵/۱۱۲ روپیہ کا اور دوسرا -/۱۷۵ روپیہ کا معہ مخلصین کی اسم وار فہرست اور رقم کے پیش کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالٰے نے امریکہ کے مخلصین کو جزاکم اللہ احسن الجزا فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالٰے ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ ذیل میں شکریہ کے ساتھ ان احباب کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ یہ فہرست ان احباب کی ہے۔ جو اسی ملک کے رہنے والے ہیں۔ اور جو رقم نام کے آگے دی گئی ہے۔ یہ ڈالروں میں ہے:-

		ڈالر
۱- بہن مبارکہ احمد صاحبہ	انڈین پولیز	۵
۲- بہن صالحہ حکیم صاحبہ	" "	۵
۳- بھائی عبد اللہ صاحب	" "	۵
۴- " عبد الحکیم صاحب	"	۵
۵- بہن مومنہ صاحبہ	"	۵
۶- بہن عزیزہ صاحبہ	"	۵
۷- " خدیجہ صاحبہ	شکاگو	۱
۸- بھائی محمد شفیع صاحب	"	۶
۹- بھائی ہارون صاحب	"	۵
۱۰- بھائی ہارون صاحب	"	۱
۱۱- بھائی سراج کلم صاحب	پٹیزبرگ	۵
۱۲- بہن خدیجہ شہید صاحبہ	"	۴
۱۳- بہن ربیعہ برہان صاحبہ	"	۲
۱۴- بھائی سعید امیر صاحب	"	۲
۱۵- بہن مبارکہ احمد صاحبہ	پٹیزبرگ	۲
۱۶- بہن عالیہ احمد صاحبہ	کلیولینڈ	۳
۱۷- بہن حمیدہ خانم صاحبہ	"	۵
۱۸- بہن امتہ الحفیظ صاحبہ	"	۵
۱۹- بہن بشیرہ جمال صاحبہ	"	۵
۲۰- بہن عزیزہ علی صاحبہ	"	۵
۲۱- بہن حلیمہ مجتبٰی صاحبہ	"	۳
۲۲- بہن فاطمہ قدیر صاحبہ	"	۸
۲۳- بھائی جمال احمد صاحب	"	۵
۲۴- بھائی ضمیر خاں صاحب	ڈیٹرائٹ	۵
۲۵- بھائی الف رحمن صاحب	"	۲
۲۶- مسٹر نظام صاحب	"	۵
		۱۰۹ ڈالر

یا ۳/۱۵/۲۸۷ روپیہ

ایک ڈالر = ۳/۱۰/۲ روپیہ۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

خلافت ثانیہ کی صداقت کے متعلق حلفیہ شہادت

میں حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں خواب میں دیکھا۔ کہ دار الرحمت والا میدان ہے۔ یہاں ایک کثیر انبوہ احمدیوں کا مجمع ہے۔ حضرت نور الدین اعظم گھوڑے پر سوار ہیں۔ اور اس مجمع میں چکر لگا رہے ہیں۔ ان کا چہرہ نہایت پر جلال ہے۔ اور نور برس رہا ہے۔ میں لوگوں سے کہتا ہوں کہ دیکھو جس نے انوار سماوی نازل ہوتے دیکھنے ہیں وہ اب ان کے چہرے کی طرف دیکھے چکر لگاتے ہوئے حضور گھوڑے کی باگ قادیان کی طرف موڑ کر مجمع سے باہر نکل آتے ہیں۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت نور الدین اعظم گھوڑے پر بشکل خوبصورت نوجوان نظر آتے ہیں۔

بدقسمتی سے میں کچھ عرصہ ایک غلط فہمی کے ماتحت پیغامی بھی رہا ہوں۔ اور وہ غلط فہمی دور بھی مولوی محمد علی صاحب سے ہی ہوئی۔ اس زمانہ میں میں نے خواب دیکھے۔

۱- خواب میں دیکھا۔ کہ احمدی کثرت سے جمع ہیں۔ اور ایک اونچی جگہ پر بابو جمال الدین صاحب کھڑے ہیں۔ اور انگلی کے اشارہ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ دیکھیئے اس ٹھوکر سے کون کون بچتا ہے۔ (ٹھوکر سے مراد پیغامی فتنہ تھی)

۲- ایک مرتبہ مجھے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے گول کمرہ میں بیعت کرنے کے لئے لے جایا گیا۔ (اس زمانہ میں گول کمرہ کی نشست کی طرز میں نے نہیں دیکھی ہوئی تھی۔ میں نے جو طرز خواب میں دیکھی تھی دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ بالکل اسیطرح ہے)

۳- خواب میں دیکھا کہ ہم کچھ احمدی ریل میں سفر کر رہے ہیں۔ اور درمیانہ درجہ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بھی ساتھ ہیں۔ مجھے انہوں نے نہایت ہی سفید کرتا پہنایا ہے۔ جو گھٹنوں کے نیچے تک آیا ہے۔ ململ کی قسم کا کپڑا اس کا رنگ اس قدر سفید تھا۔ جو میں نے آجتک نہیں دیکھا۔ اس کا نقشہ ابھی تک میری آنکھوں میں ہے۔ خاکسار صاحبدین ڈھینگرہ ہاؤس گجرانوالہ

یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

نوشہرہ چھاؤنی:- جس قدر ٹریکٹ قادیان سے بغرض تقسیم موصول ہوئے ان کو سنجیدہ مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور تمام مقامی وکیلوں کو انگریزی و اردو لٹریچر بذریعہ ڈاک میں نے اپنے خرچ سے بھجوایا۔ خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل

جماعت جہور ۱۷۱:- وفد کی صورت میں اور انفرادی طور پر بھی دیہات میں اور قصبہ سانگلہ میں دوستوں نے تبلیغ کی۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ محمد الدین

اورین:- یوم التبلیغ کے لئے دس بارہ روز پہلے ہی تمام جماعت ہائے صوبہ بہار کو تحریک کی گئی۔ اور پراونشل انجمن کی طرف سے صحیفۂ تبلیغی ۲ چھپوا کر اس کی کاپیاں بھیجی گئیں۔ دار الامان سے بھی بعض مقامات پر ٹریکٹ آئے۔ میں اس روز بھاگلپور میں تھا۔ خدا کے فضل سے شہر بھاگلپور اور اس کے مضافات میں احباب جماعت کے وفود اور بعض علیحدہ علیحدہ افراد نے تبلیغ زبانی و بذریعہ تقسیم ٹریکٹ ہائے مرکز و ٹریکٹ صحیفۂ تبلیغی ۱ و ۲ منجانب انجمن پراونشل کی۔ قریباً ڈیڑھ سو ٹریکٹ تقسیم ہوئے۔ جماعت مونگیر نے بھی بصورت وفود و منفرداً شہر مونگیر اور اس کے مضافات میں تبلیغ کی۔ عاجز سید وزارت حسین نائب امیر جماعت ہائے صوبہ بہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۸۸۵۔ منکہ عبد المجید بی اے آنرز ولد چوہدری احمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو فی الحال مبلغ ۔/۴۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: عبد المجید بی اے آنرز رکن ادارہ الفضل

گواہ شد: محبوب عالم خالد بی اے آنرز

گواہ شد: محمد یعقوب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

گواہ شد: فیض احمد گجراتی کاتب الفضل

نمبر ۸۹۷۔ منکہ محمودہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ زیور سات سو روپیہ مہر ۵۰۰ روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد بھی اس وقت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن حقدار ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد: الامتہ محمودہ بیگم زوجہ شیخ محمد شفیع باغ مہاں سنگھ گوجرانوالہ حال وارد قادیان

گواہ شد: محمد سلیم احمد ولد محمد شفیع اوورسیر عزیز منزل قادیان

گواہ شد: خالد۔ بی۔ اے آنرز قادیان

نمبر ۸۹۰۔ منکہ زینب بی بی زوجہ چوہدری محمد نذیر احمد قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائداد (۱) زیور طلائی کانٹے وزنی تقریباً ساڑھے تین ماشے قیمتی مبلغ دس روپے۔

(۲) زیور نقرئی پڑیاں وزنی بیس تولے قیمتی مبلغ دس روپے

(۳) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ اسی روپے

کل رقم مبلغ یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں کہ یہ رقم ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کر دوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ

گواہ شد: محمد نذیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: منظور احمد مدرس ایم۔ بی سکول لنگے منڈی لاہور حال قادیان

نمبر ۸۹۸۔ منکہ رحمت علی ولد کبیرا قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۲۳ء ساکن بہلولپور ڈاکخانہ ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد فی تقریباً ۔/۸ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: رحمت علی ولد کبیرا ساکن بہلولپور۔ گواہ شد: [illegible] گواہ شد: [illegible] بہلولپور۔

میری پیاری بہنو!

میں آپکی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں اگر آپکو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے کمر درد سر درد رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ ۵ محصول ۷ کل ۱۲ ملنے کا پتہ: اہلیہ حکیم نجم النسا بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

عید الفطر کے واسطے بالکل مفت

اگر آپ عید پر اپنا کافی روپیہ بچانا چاہتے ہیں یا بالکل کم سرمایہ سے کافی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو تھوک فہرست تمام قسم کے کٹ پیس گرم کوٹ کمبل وغیرہ کی مفت طلب کریں۔

منیجر مسلم کمپنی کراچی

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۸ سے ۱۰ روپے خالص اونی کشمیرا فی تھان درجہ اول ۲۵ درجہ دوم ۱۸ شال پشمینہ ۲۰ سے ۴۰ لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۸ لوئی ایک بری خودرنگ ۱۰ لوئی ایک بری سفید ۱۰ زعفران مونگرہ فی تولہ ۱۲ درجہ دوم ۱۰ زیرہ سیاہ فی سیر ۲ بنفشہ فی سیر ۲ سلاجیت فی تولہ ۸ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر: جی ایم منیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم نارووال

دعوی دیوانی نمبر ۹۱۲ ۱۹۳۷ء

گنگا سنگھ ولد بھائی کرپا سنگھ قوم سکھ سکنہ قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل پسرور

بنام

نکا سنگھ ولد لاہو قوم عیسائی مظہر دین ولد عمر دین قوم کشمیری سکنہ قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل پسرور

دعوی ۔/۳/۹/ ۱۱۵

بنام نکا سنگھ مذکورہ بالا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نکا سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام نکا سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نکا سنگھ مذکور تاریخ ۳/۱۱/۳۷ کو مقام نارووال حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۳۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

158
Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ محشر خیال دہلی کا نمونہ مفت

منگا کر خریدار ہو جائیے مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے

عید مبارک

کی خوشی میں ہمارے کارخانہ کے مشہور تحفے عید تک نصف قیمت پر فروخت کئے جاویں گے فوراً آرڈر دے کر فائدہ حاصل کریں۔ یہ رعایت صرف عید تک ہے۔

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	دس روپیہ	پانچ روپیہ
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ اول	سات روپیہ	تین روپیہ آٹھ آنہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار روپیہ	دو روپیہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ اول	دو روپیہ	ایک روپیہ
کلاہ پُر زر پشاوری درجہ خاص و اول	چھ روپیہ و پانچ روپیہ	تین و اڑھائی روپیہ
کلاہ پُر زر پشاوری و کلاہ سادہ پشاوری فی درجن	اٹھارہ روپیہ و نو روپیہ	نو روپیہ و چار روپیہ آٹھ آنہ
اصلی ریشمی رومال سائز کلاں درجہ خاص و اول فی درجن	بارہ روپیہ و چھ روپیہ	چھ روپیہ و تین روپیہ

ملنے کا پتہ: علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ پوسٹ بکس ۵ لودیانہ

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ/۲) نوٹ: کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

چارہ کترنے کی مشین (پنجابی ٹوکہ رجسٹرڈ)

پنجاب کا محنتی زمیندار ہمیشہ پنجابی ٹوکہ رجسٹرڈ کا استعمال کرتا ہے کیونکہ (۱) ایک سبک اور ہلکا چلتا ہے۔ (۲) مضبوطی اور پائیداری میں بے نظیر ہے (۳) قیمت مقابلتاً بہت کم مقرر ہے۔ (۴) خشک و سبز چارہ حسب منشا موٹا و باریک کتر کر منٹوں میں ڈھیر لگا دیتا ہے۔ (۵) اس کا ہر پرزہ ماہر فن انجینئرز کی زیر نگرانی بڑی احتیاط سے تیار کرایا جاتا ہے۔ آپ بھی تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں

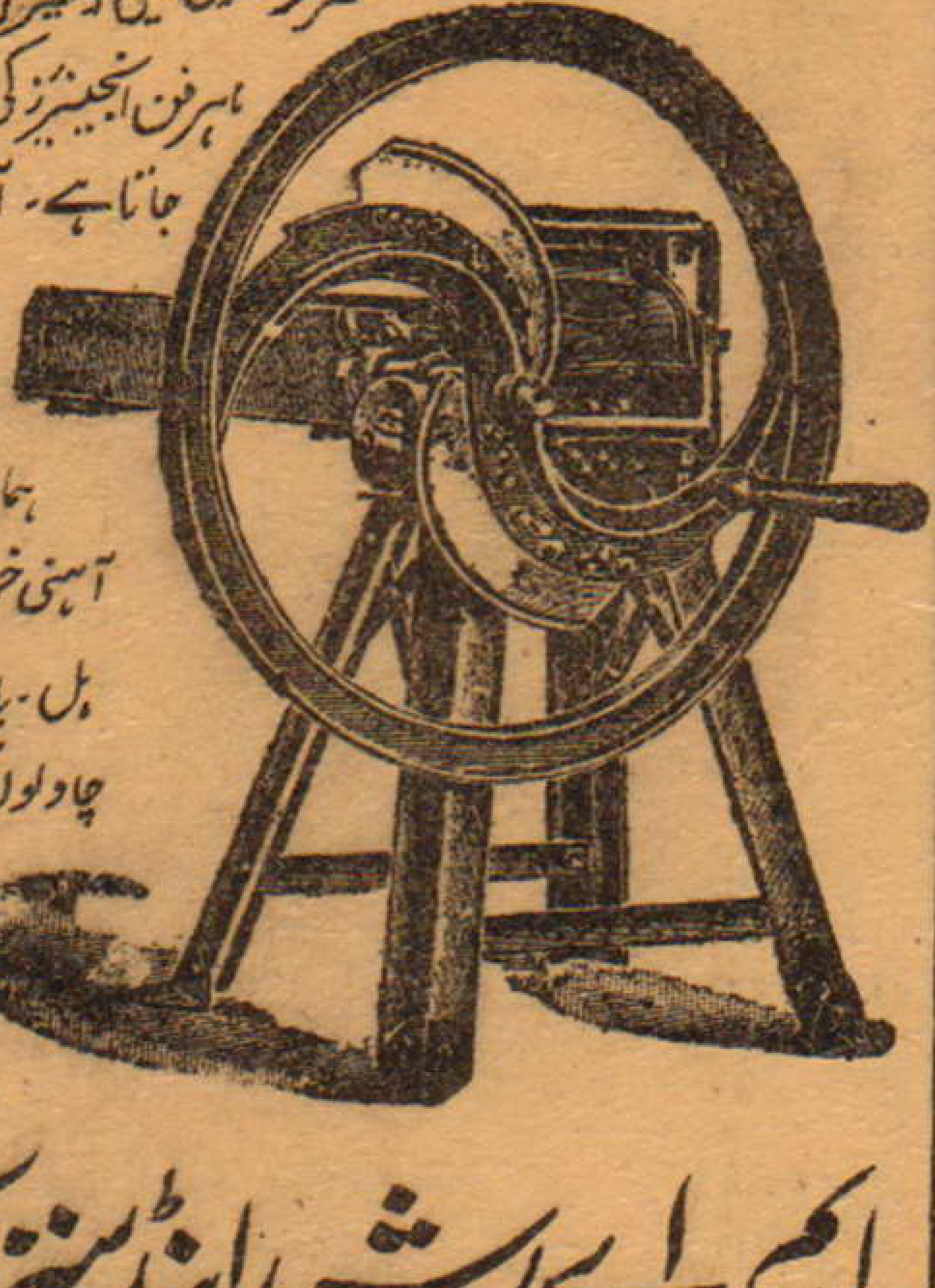

علاوہ ازیں

ہمارے کارخانہ میں نیشکر کے بیلنے جات آہنی خراس (بیل چکی) آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ بادام روغن۔ قینچی بسیویاں۔ اور چاولوں کی مشین وغیرہ منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ۔

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ (پنجاب)

حب اٹھرا رجسٹرڈ (دوائی اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دمشق ۳۱ اکتوبر۔ دمشق کے شمال مشرقی دیہات میں سخت سیلاب آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سیلاب کے باعث ایک ہزار سے زائد اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور ۱۰ ہزار کے قریب بے خانماں ہو چکے ہیں شاہ ابن سعود کے چانسلر شیخ یوسف کے متعلق جو جمعرات کے روز دمشق سے بغداد روانہ ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سیلاب کی زد میں آ کر جاں بحق ہو چکے ہیں۔

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے ہز ایکسی لینسی گورنر سندھ اپریل ۱۹۳۸ء کو رخصت پر انگلستان جائیں گے

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ جمعہ کے روز ایک بجے زلزلہ کے معمولی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جو چند سیکنڈ تک جاری رہے۔ پشاور اور راولپنڈی سے بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے

وی آنا ۳۱ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ آسٹریا کی پولیس ایک ایسی سازش کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ جس کے ذریعہ ایک غیر ملکی دہشت انگیز جماعت نے ڈاکٹر شُشنگ کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ جن لوگوں کو آسٹریا کے چانسلر کو ہلاک کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا تھا۔ وہ متوسط عمر کے اطالوی یا رومانی نسل کے دو اشخاص ہیں جن کے متعلق شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان کی کار پر بم پھینکنے کی سازش کر رہے تھے۔ ابھی تک انہیں گرفتار نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ اخبار "ڈیلی میل" کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف سر فلپ چیٹوڈ کو فلسطین کا ہائی کمشنر اور کمانڈر انچیف مقرر کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں سر جان اینڈرسن گورنر بنگال کا نام بھی لیا جا رہا ہے۔

ناہن ۳۰ اکتوبر۔ ریاست چھپالادار سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست مذکور کے مہاراجہ کے آنریری محافظ کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

کانپور ۳۰ اکتوبر۔ ایک مقامی اخبار لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہائی سکول ہمیر پور کے ہندو اور مسلمان طلبہ میں فساد ہو گیا۔ جس میں متعدد مدرس اور طلبہ مجروح ہوئے۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

نیلور ۳۰ اکتوبر۔ بمبئی کے سوشلسٹ باٹلی والا نے گواہان صفائی میں مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم اور ایک اور وزیر اعظم کے نام بھی لکھے تھے۔ مگر سشن جج نے اس کی درخواست مسترد کرتے ہوئے وزراء کو طلب کرنے سے انکار کر دیا ہے

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے بندے ماترم کے گیت کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ آئندہ بندے ماترم کے صرف دو حصے گائے جایا کریں گے۔ کانگرس نے اس گیت یا کسی اور گیت کو ابھی قومی گیت نہیں بنایا۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو سبھاش بوس اور آچاریہ نریندر پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو تمام قومی ترانے حاصل کر کے ان پر غور و خوض کرے گی اس سلسلہ میں ڈاکٹر ٹیگور سے بھی مشورہ حاصل کرے گی۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں مولانا ابو الکلام آزاد نے فیڈریشن کی مخالفت میں ریزولیوشن پیش کیا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اس کی تائید کی تھی۔ مسٹر سانی نے ترمیم پیش کی کہ فیڈریشن کی مخالفت کے لئے ملک میں آئینی تعطل پیدا کیا جائے اور براہ راست اقدام کو عمل میں لایا جائے۔ ان کی یہ ترمیم گر گئی۔ اور ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

حیفا ۳۰ اکتوبر۔ فلسطین کے برطانی ہائی کمشنر سر آرتھر واچوپ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ استعفیٰ کی وجہ صحت کی خرابی بیان کی جاتی ہے کل یہودیوں کی بستی تل ابیب میں گولیاں چلائی گئیں۔ نیز تین عرب پولیس افسروں پر فائر کئے گئے۔ نابلس میں ہنگامے ہوئے اور گولیاں چلتی رہیں۔ آتشزدگی کی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں۔

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ موضع گھنور ضلع رہتک میں کئی سالوں سے مسلمانوں نے ایک مذبح جاری کر رکھا تھا۔ وہاں کے ہندوؤں نے ایک وفد کی صورت میں مسلمان مالکوں سے درخواست کی کہ بوچڑ خانہ بند کر دیا جائے۔ چنانچہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے مذبح کو گوشت گاہ میں تبدیل کر دیا۔ اور اس کی تعمیر کے لئے ۴۰۰ روپیہ بھی دیا۔

امرتسر ۳۰ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۶ پائی سے ۳ روپے ۸ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۵ آنے سے ۷ روپے ۱۱ آنے کپاس ۴ روپے ۱۵ آنے روئی ۱۱ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے چاندی ۵۱ روپے ہے۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کل صبح پھر صوبجاتی وزراء سے قیام امن اور نظم و نسق وغیرہ امور کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مدراسی وزراء نے اپنی حکومت کے اقدام کے بارے میں جو بیان دیا تھا۔ ورکنگ کمیٹی کے ارکان اس پر مطمئن ہو گئے ہیں

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ سابق وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن نے ایجسٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ وقت میں فرقہ وارانہ جذبات اور ذاتی رقابتیں ہندوستان کے لئے ایک لعنت بنی ہوئی ہیں۔ یہ بات خود ہندوستانیوں پر منحصر ہے۔ کہ وہ نو آبادیات کے لئے کب تک اپنے آپ کو مستحق بناتے ہیں نیز کہا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ابھی کئی سالوں تک برطانی نظم و نسق میں برطانی امداد کے محتاج ہیں۔

الہ آباد ۳۰ اکتوبر۔ الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے استعفیٰ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے لارڈ لنلتھگو کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ کنووکیشن کا ایڈریس پڑھیں اس کے خلاف طلباء نے احتجاج کیا۔ اور فیصلہ کر لیا۔ کہ جب لارڈ لنلتھگو آئیں۔ تو ان کے خلاف مظاہرہ کیا جائے۔ جب وائس چانسلر کو طلباء کے اس ارادہ کا پتہ لگا۔ تو انہوں نے لارڈ لنلتھگو کو ایڈریس پڑھنے کے لئے مدعو کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور ساتھ ہی اپنا استعفیٰ بھی بھیج دیا۔ اگزیکٹو کونسل کے کہنے پر انہوں نے استعفیٰ واپس لے لیا۔ اور اب ایڈریس مالوی جی پڑھیں گے

الہ آباد ۳۰ اکتوبر۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے پہلے یہ حکم جاری کیا تھا۔ کہ پولیس یا سی آئی ڈی کے رپورٹر جلسوں کی رپورٹیں نہ لیا کریں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ ترمیم کی ہے۔ کہ رہا کردہ انقلاب پسندوں کی تقریروں کی رپورٹ لی جایا کرے۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ آج ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ برطانوی حکومت نے فلسطین میں دہشت انگیزی کا جو دور دورہ شروع کیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی اس کی پر زور مذمت کرتی ہے۔ برطانیہ کا اس سے مقصد یہ ہے کہ عربوں پر دباؤ ڈال کر انہیں تقسیم فلسطین کو منظور کرنے پر مجبور کیا جائے ورکنگ کمیٹی فلسطین کے عربوں کو یقین دلاتی ہے کہ ان کی قومی آزادی کی جدوجہد میں ہندوستان ان کے ساتھ ہے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی